بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

پنج شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | یکم ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے دانت کے درد کی تکلیف میں پہلے سے کسی قدر کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت بدستور ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

صاحبزادہ سلیم احمد سلمہ اللہ ابن جناب مرزا رشید احمد صاحب کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ اور زخم کے ٹانکے بھی کھول دیئے ہیں۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو آج خون زیادہ آیا ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

مکرم جناب میاں عبد الرحیم احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان آج شام کی گاڑی سے سندھ تشریف لے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — یکم ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

احمدیوں پر مظالم کرنیوالے عبرت حاصل کریں

پچھلے دنوں جلال پور جٹاں میں مسلمان کہلانے والے لوگوں نے ایک احمدی خاتون کی لاش کی جو بے حرمتی کی وہ شرافت اور انسانیت کے ماتھے پر ایک نہائت ہی شرمناک داغ ہے۔ اور اسلام کو بدنام کرنے والی انتہا درجہ کی بے ہودہ حرکت۔ لیکن سوائے ایک آدھ مسلمان اخبار کے کسی نے اس کے خلاف نفرت اور ناراضگی کے اظہار کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور قریباً تمام مسلمان اخبارات نے اسلام کی یہ بدنامی محض اس لئے بخوشی برداشت کر لی۔ کہ جس خاتون کی لاش کی بے حرمتی کی گئی۔ وہ احمدی تھی۔ گویا انہوں نے ثابت کر دیا کہ احمدیت کی عداوت میں انہیں اسلام کی بھی کوئی پروا نہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ ایک ایسی حرکت جس سے اسلام کے نام پر دھبہ آتا تھا۔ اس کا ارتکاب کرنے والوں کی مذمت نہ کی جاتی۔ اور انہیں خلاف اسلام حرکات کا مرتکب قرار نہ دیا جاتا۔ جبکہ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ یہ ہے کہ آپ ایک غیر مسلم کی لاش کو گزرتے دیکھ کر بھی کھڑے ہو گئے مگر آج اسی خیر البشر کی امت کہلانے والے بعض لوگ وحشت اور درندگی پر یہاں تک اتر آتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان خاتون کی لاش کو قبر اکھیڑ کر اور تابوت توڑ کر آگ لگا دیتے ہیں۔ اور اسلام کے نام لیوا اور اسلام کی حفاظت کے دعویدار اخبارات ایک لفظ بھی ان کے خلاف لکھنا گوارا نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی خاموشی سے ایسے وحشی لوگوں کی حوصلہ افزائی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیوں محض اس لئے کہ احمدی عام مسلمانوں کے مقابلہ میں قلیل التعداد ہیں۔ اور اس وقت شرمناک مظالم کرنے والوں کا مقابلہ جسمانی طاقت سے نہیں کر سکتے۔

ایسے لوگ سن لیں اور خوب اچھی طرح سن لیں۔ کہ احمدی خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر ہر قسم کے مظالم بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اسی راہ سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور اسی طریق سے دین و دنیا کی کامیابی میسر آ سکتی ہے۔ لیکن ظلم ڈھانے والے یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کو تو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ لیکن اپنی جڑیں اپنے ہاتھوں کھودنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر مظلوم کی پکار سنتا ہے۔ اور جلد یا بدیر ظالم کو کیفر کردار تک پہنچاتا ہے۔ پھر جو مظلوم محض اسکی خاطر ظلم برداشت کریں۔ اس کا نام بلند کرنے کے لئے مصائب کو لبیک کہیں۔ اس کے مامور کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مظلومیت کا جامہ پہنیں۔ ان کی پکار کبھی رائیگاں نہیں جا سکتی۔ اور ان پر ظلم کرنے والے بشرطیکہ وہ تائب ہو کر خدا تعالیٰ کی جماعت میں شریک نہ ہو جائیں پاداش ظلم سے ہرگز بچ نہیں سکتے۔

ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں حق کے سمجھنے اور ظلم و ستم سے تائب ہونے کی توفیق بخشے۔ تا وہ صحیح معنوں میں انسان کہلانے اور حقیقی طور پر مسلمان سمجھے جانے کے قابل بن سکیں۔

جلال پور جٹاں میں احمدی خاتون کی لاش کی بے حرمتی کرنے والے یہ نہ سمجھیں۔ کہ انہوں نے کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اور ان کی حمائت کرنے والے اس بات پر خوش نہ ہوں۔ کہ ایک احمدی خاتون کی لاش کی خوب بے حرمتی کی گئی۔ کیونکہ اسی ہندوستان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ پٹنہ کے قریب ایک گاؤں میں ایک مسلمان کو دفن کرنے کے سلسلہ میں فساد ہو گیا۔ جب کسی نہ کسی طرح مسلمانوں نے لاش کو دفن کر دیا۔ تو ہندوؤں نے یہ سوال اٹھایا کہ یہ زمین ہماری ہے۔ ہم اس میں لاش کو دفن نہیں ہونے دیں گے اور آخر یہ بات یہاں تک بڑھی۔ کہ بعض ہندوؤں نے قبر کھود کر لاش باہر پھینک دی معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کی موجودگی میں اور ان کی آنکھوں کے سامنے کیا گیا۔ مگر وہ دشمن نہ مار سکے۔ جلال پور میں تو لاش کو رات کے اندھیرے میں قبر اکھیڑ کر جلانے کی کوشش کی گئی۔ اور اسکی کسی احمدی کو کوئی خبر تک نہ تھی۔ گو احمدی وہاں ایک آدھ ہی تھا۔ لیکن یہ ناممکن تھا۔ کہ اسکی موجودگی میں اس قسم کی شرارت کوئی کر سکتا۔ اس وقت جو احمدی بھی موجود ہوتا وہ اپنی جان تک دے دیتا مگر جیتے جی قبر کو ہاتھ نہ لگانے دیتا۔ لیکن جس واقعہ کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں مسلمانوں نے انگلی تک نہ ہلائی۔ اور ہندوؤں نے قبر اکھیڑ کر لاش باہر پھینک دی۔

اس حادثہ کے متعلق اخبار "احسان" ۹ اکتوبر نے لکھا ہے کہ "ان ہندوؤں کی حالت کس قدر افسوسناک ہے جو مردوں سے بھی انتقام لیتے ہیں۔ یا فرقہ وار جذبات کے ماتحت انسانیت کی حد سے بھی آگے گزر جاتے ہیں"۔ لیکن یہ کہنے والے اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھیں کیا جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں بعینہ یہی حالت ان کی نہیں ہوئی۔ کیا وہ فوت شدہ احمدی مردوں سے اسی قسم کا انتقام نہیں لے چکے۔ اور انسانیت کی حد سے نہیں گزر چکے۔ اگر گزر چکے ہیں۔ تو وہ دوسروں سے کچھ کہنے سے قبل اپنی حالت پر ماتم کریں۔ اور اپنے اندر ایسی تبدیلی کریں۔ کہ جب ان پر کوئی اس قسم کا ظلم کرے۔ تو وہ اسے انسانیت کا سبق پڑھا سکیں۔ لیکن جب تک خود ان میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو انسانیت کی ویسی ہی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ یا مٹی پلید کرنے والوں کے حامی ہیں۔ اس وقت تک انہیں کوئی حق نہیں۔ کہ اگر کوئی ایسا ہی سلوک ان سے کرے تو وہ افسوس کا اظہار کریں۔ یا اسے انسانیت کا حدود اربعہ بتائیں۔ ہم "احسان" کے ہی الفاظ میں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

تحقیقاتی کمیشن کے صدر کے متعلق اعلان

جیسا کہ احباب کرام کو علم ہے۔ اس وقت تک ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب تحقیقاتی کمیشن کے صدر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ لیکن چونکہ ان کی صحت ایک عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ اور اب مزید بوجھ برداشت کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے ان کی طرف سے معذوری کی اطلاع آنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کو ان کی بجائے صدر مقرر فرمایا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اس تقرر کا اعلان کیا جاتا ہے۔

خاکسار محمد عبداللہ اعجاز
پرائیویٹ سکرٹری

جلسہ سیرت النبیؐ کے متعلق اعلان

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ مقرر ہے جملہ جماعتیں ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ اور اس تاریخ پر ہر جماعت یہ جلسہ کرے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان ضروری برائے رشتہ و ناطہ جات

چونکہ اکثر دوست جنہوں نے دفتر ہذا میں اپنے لڑکے اور لڑکیوں کے نام رشتوں کے لئے درج کرائے ہوتے ہیں۔ رشتہ مل جانے پر خود انتظام کر لیتے ہیں۔ اور دفتر ہذا میں اطلاع نہیں دیتے اس لئے وہ نام ہمارے رجسٹرات میں موجود رہتے ہیں۔ اور بیفائدہ خط و کتابت کا باعث ہوتے ہیں۔ اب نئی فہرستیں تیار کرائی جاتی ہیں۔ لہذا سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ جن کے لڑکے اور لڑکیوں کے رشتہ جات ابھی تک نہیں ہوئے مندرجہ ذیل کوائف سے بہت جلد مطلع کریں۔ امراء، پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان اس طرف خاص توجہ دیویں۔

نام معہ ولدیت وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کوائف ضروری:۔ یعنی نکاح اول۔ یا ثانی وغیرہ معہ وجوہات بحالت نکاح ثانی وغیرہ اور فہرست پہلی اولاد۔ خاص شرائط اگر کوئی ہوں

(ناظر امور عامہ قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار اخلاص

عزیز عبدالقادر دہتہ ابن بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو جو آجکل ۱۹۷ پارک سٹریٹ کلکتہ میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالے نے غیر معمولی ترقی دی ہے۔ اس موقع پر عزیز نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور بذریعہ تار جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ عزیز کے اخلاص و عقیدت کے مظہر ہیں۔ (مفتی) محمد صادق

لکھا ہے۔ الحمد للہ۔ خدا کے فضل سے اسسٹنٹ انسپکٹنگ آفیسر کے عہدہ پر ترقی پا گیا ہوں جو کہ گزیٹڈ عہدہ ہے۔ سیدنا میں جب اپنی ملازمت کی ادنے وحقیر ابتدا کی طرف نگاہ دوڑاتا ہوں۔ تو حضور کی ذرہ نوازی و نوازشات کی شکر گزاری میں میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔ کیونکہ حضور کی دعائیں ہی میری ان ترقیات کی اصل اور بڑی وجہ ہیں۔ میں حضور سے ملتجی ہوں کہ حضور اس غلام نوازی نوازشات و توجہات کریمانہ اور دعاؤں کے سلسلہ کو ہمیشہ میرے لئے جاری رکھیں۔

عبدالقادر دہتہ

پنجاب میں توسیع تبلیغ

پنجاب میں توسیع تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے ۱۸ نئے دیہاتی مراکز قائم کرنے منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقہ عمل میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جدوجہد کے لئے ذمہ وار ہوگا۔ مراکز کے انتخاب کا سوال در پیش ہے۔ تحصیل گورداسپور، تحصیل بٹالہ کی جماعتیں تبلیغی نقطہ نظر سے "تبلیغ مقامی" کے حلقہ عمل میں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر پنجاب کی باقی تمام دیہاتی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں و سیکرٹریان تبلیغ کو چاہئیے کہ جلد سے جلد اور ہر صورت میں بیس اکتوبر سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوا دیں۔ جو دیہاتی جماعتیں مطلوبہ معلومات ارسال نہیں کریں گی۔ ان کا نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہو سکے گا۔ اور اس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ مرکزی برکات سے محروم رہیں۔

نور الدین منیر انچارج بیت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

(۱) اپنے گاؤں کا نام ڈاک خانہ تحصیل و ضلع۔

(۲) اپنے گاؤں کے اردگرد کے دس گاؤں کے نام معہ ڈاک خانہ تحصیل و ضلع اور اپنے گاؤں سے ان دس دیہات کا فاصلہ اور سمت۔

(۳) اپنے گاؤں اور اردگرد کے دس گاؤں کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات:۔

(ا) کل آبادی (ب) کل تعداد احمدی مرد و عورت (ج) مسلمان کتنے اور کس کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (د) کیا ادنٰے اقوام کے لوگ موجود ہیں۔ اگر ہیں۔ تو کتنے اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ر) کیا گاؤں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں اردگرد کے دیہات میں ہیں۔ اگر ہیں تو کس کس گاؤں میں (ز) کیا ملحقہ دیہات کے لوگ متعصب تو نہیں ہیں۔ (س) جنوری ۱۹۴۴ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک تعداد بیعت کنندگان (ش) مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔

دفتر کی تصدیقی چٹھی

کیا آپ کو تحریک جدید کے پہلے دس سالہ دور کی "دفتر کی تصدیقی چٹھی" پہنچ گئی ہے۔ اگر آپ دس سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ اور اب تک چٹھی نہیں ملی۔ تو فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان کو فوراً لکھیں۔ اگر آپ سال دہم کا چندہ تو ادا کر چکے ہیں۔ مگر گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ تو وہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء سے قبل ادا فرما دیں۔ تا آپ کا نام پانچ ہزاری فوج کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ پس تحریک جدید کا ہر مجاہد ۳۰ نومبر ۴۴ء سے پہلے پہلے اپنا دس سالہ حساب بے باق کر دے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین زندگی سے خطاب

جن دوستوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اور اپنی زندگی کو وقف کیا ہے۔ مگر فی الحال ان کو بلایا نہیں گیا۔ اور وہ اپنے سابقہ کام میں مصروف ہیں ان کیلئے مناسب ہے کہ ابھی سے تبلیغ کے کام میں مصروف ہو جائیں۔ اور جو وقت ان کو سرکاری ملازمت یا اپنے ذاتی کام سے ملے اسے تبلیغ میں صرف کریں۔ مہینہ میں کم از کم دو یوم پورے تبلیغ کے لئے دیں۔ اور کارگذاری سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں۔ تاکہ دیکھا جائے کہ کس حد تک وہ باقاعدگی سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ اور آئندہ ان کو منتخب کرنے میں سہولت ہو۔ کیونکہ استقلال سے کام کرنے والے دوست ہی سلسلہ کے لئے آئندہ مفید ہو سکتے ہیں۔

(انچارج تحریک جدید)

مولوی محمد علی صاحب جواب دیں

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین ان دنوں متواتر سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ۔ اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ پر جھوٹ بولنے کا ناپاک الزام لگا رہے ہیں۔ مولوی صاحب تو اس بہتان کے لئے باوجود ہمارے پیہم مطالبے کے اس وقت تک کوئی حوالہ کوئی دلیل اور کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ بلکہ اپنے پہلے بیان کو بدلنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اس بارہ میں بھی انہوں نے جھوٹ بولا۔ لیکن ہم ذیل میں ان کے اپنے قلم سے نکلی ہوئی تحریروں کی رُو سے ان کے تین کھلے کھلے جھوٹ پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنی صفائی پیش کریں۔ ورنہ جو الزام میں ان پر دے رہا ہوں وُہ ان کی تحریروں کی بناء پر دے رہا ہوں۔ وہ ایک ثابت شدہ حقیقت قرار پائے گا۔ دیکھئے میں کیسے صاف اور واضح الفاظ میں ان الزامات کو پیش کرتا ہوں۔

(۱) جناب مولوی محمد علی صاحب نے جھوٹ بولا اور افترا کیا جب یہ لکھا کہ

"آنحضرت صلعم کے بعد شریعت اسلامی کسی نبی کو آنے کی اجازت نہیں دیتی۔" (ٹریکٹ جناب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے نام کھلی چٹھی)

یہ مولوی صاحب کی اپنی تحریر سے بھی جھوٹ ثابت ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کھلے الفاظ میں یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔" (ریویو اردو جلد ۵ نمبر ۵)

(۲) مولوی محمد علی صاحب نے یہ جھوٹ بولا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صریحاً افترا کیا ہے۔ کہ

"حضرت مرزا صاحب نے کبھی دعوےٰ نبوت نہیں کیا۔" (ٹریکٹ ہمارے عقائد اور ہمارا کام)

کیونکہ ۱۹۰۴ء میں یہی مولوی صاحب عدالت میں یہ حلفیہ بیان دے چکے ہیں۔ کہ:۔

"مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوےٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی تھے۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔" (بیان مولوی محمد علی صاحب بمقدمہ کرم دین)

الفاظ "مدعی نبوت" کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی یہ تشریح بھی موجود ہے۔ کہ "جب ہم کسی شخص کو مدعی نبوت کہیں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہوگی۔ کہ وہ صرف نبوت کا مدعی ہے۔ یا بالفاظ دیگر کامل نبوت کا مدعی ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام صہ ۲۸۸)

(۳) مولوی محمد علی صاحب نے یہ جھوٹ بولا اور افتراء کیا ہے۔ کہ

"صرف آنحضرت صلعم کا انکار ہی کسی شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کر سکتا ہے۔" (ٹریکٹ کھلی چٹھی صہ ۷)

یہ کیوں جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ حقیقۃً مولوی صاحب کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔ چنانچہ آج سے سالہا سال قبل آپ بڑی صراحت سے اپنا یہ عقیدہ شائع کر چکے ہیں۔ کہ

"اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے۔ وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔" "جو شخص توحید الٰہی پر ایمان لاتا ہے۔ . . . . وہ اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہو گیا۔" (پیغام صلح جلد ۱ صہ ۱۰)

گویا مولوی صاحب کے نزدیک اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف توحید الٰہی کا اقرار کافی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ہے اصل عقیدہ مولوی محمد علی صاحب کا جسے آج چھپایا جاتا ہے۔ اور جس کی جگہ یہ صریحاً جھوٹ بولا جاتا ہے۔ کہ "آنحضرت صلعم کا انکار ہی کسی شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کر سکتا ہے۔"

مندرجہ بالا تحریریں صاف واضح اور غیر مبہم ہیں۔ ان میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ موٹی سے موٹی عقل رکھنے والا انسان بھی انہیں بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا فرض ہے۔ کہ یا تو وُہ جرأت کر کے اعلان کر دیں۔ کہ میں نے اب اپنے گزشتہ عقائد تبدیل کر لئے ہیں۔ لیکن اگر وہ ایسا کرنے کو تیار نہیں تو پھر ان کا "جھوٹا" ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت قرار پائے گا۔ اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ کی تائید مزید ہوگی۔ کہ "مولوی محمد علی صاحب بزدل بھی ہیں۔ اور جھوٹے بھی۔" (الفضل ۷ جولائی ۱۹۴۴ء) خورشید احمد از لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفینِ احمدیت سے مولوی محمد علی صاحب کی درخواست

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جب امت محمدیہ میں فیج اعوج کا زمانہ آیا۔ تو آپس میں اختلافات کی خلیج بھی وسیع ہونی شروع ہو گئی۔ قرآن مجید سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث کے باوجود جب ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر اور کاذب قرار دینے لگ گیا۔ اور مسلمانوں کا شیرازہ نہائت بُری طرح بکھر گیا۔ تو گزشتہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا نے آسمان سے ایک "حَکَم" عدل کو بھیجا۔ تا وہ کل ادیان اور خود مسلمانوں کے اختلافات کو یکسر مٹا دے۔ اور اسلام کی اعلےٰ پاک اور اکمل تعلیم واضح طور پر تمام دنیا کے سامنے پیش کر دے۔ اور احمدی جماعت اس "حَکَم" کی اب نمائندہ ہے۔ تا کہ اس "حَکَم" کے فیصلوں کو دُنیا میں پھیلایا جائے۔ اور تمام ادیان کا اس کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرایا جائے۔

لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ اس "حَکَم" کے ماننے کا دعوےٰ کرنے والے غیر مبایعین اپنے مزعومہ اختلافات کے فیصلہ کے لئے ان لوگوں کی دہلیزوں پر جبیں سائی کر رہے ہیں۔ جن کے لئے خدا نے اس "حَکَم" کو بھیجا۔ تا کہ وُہ ان کے اختلافات کو مٹائے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شاگردی کا دعوےٰ کرنے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے اختلافات کے فیصلہ کے لئے ان لوگوں کی منتیں کرتے ہیں۔ جن کی ساری عمریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں گزریں۔ جن کی ساری خواہشات اس مرکز پر جمع رہیں۔ کہ وُہ اس "حَکَم" کو دُنیا میں ناکام کر سکیں۔ آج امیر صاحب پیغام غیرت و حمیت کو ترک کر کے ان لوگوں کے آستانہ پر ناصیہ فرسائی کے لئے جا پہنچے۔ جن لوگوں کی ساری کوششیں اس بات کے لئے صرف ہو گئیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیفیں پہنچائیں۔ آہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عدالتوں میں گھسیٹا۔ ان کے خلاف کفر کے فتوے دیئے۔ ان لوگوں سے اپنے اختلافات کے فیصلے امیر پیغام کرانا چاہتے ہیں۔

مگر ہم مولوی صاحب کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان باتوں سے اور ان چالوں سے اور ان حمیت سوز اپیلوں سے وہ کبھی جماعت احمدیہ قادیان کو اس کے حقیقی مقصد سے متزلزل نہیں کر سکتے۔ بلکہ جتنا وُہ اس طرح اپنے اخلاق واطوار کو دُنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اتنا ہی وُہ اپنے پیروں پر کلہاڑی چلائیں گے وہ یہ بھی نہ سمجھیں۔ کہ اس طرح وہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بلکہ اس طرح وُہ اپنی حقیقت ظاہر کر رہے ہیں۔

خاکسار عبد القیوم

تمباکو نوشی ایک مکروہ فعل ہے

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی قوم کو منتخب کرتا ہے۔ تو اس کے افراد کو انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر ایسی ایسی قوتیں عطا کرتا ہے۔ کہ مادیت کے پرستار اور دنیاوی زندگی کی محدود عشرتوں کو اپنا منتہائے نظر قرار دینے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی اس بظاہر حقیر اور کم حیثیت لیکن بباطن پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ارادے رکھنے والی اور آسمانوں سے زیادہ بلند نظری کی حامل جماعت کی طاقتوں کو دیکھ کر ورطۂ حیرت میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کی خاطر اپنی جان اپنے مال اور اپنی عزت کو ہتھیلی پر لے کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر لمحہ و لحظہ تیار رہتے ہیں اور دشمن کی زندگی کے ہر موڑ پر نعرہ اللہ اکبر کی فلک پیما آواز سے دنیا پر ظاہر کر دیتے ہیں کہ باطل دب کر رہے گا۔ اور حقیقت اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اور اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ دنیا کے سامنے آ کر رہے گی۔ انہیں قوموں میں سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کے ساتھ وابستگی ان کی زندگی کی ہر ادا میں ایک روحانی تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ ان کی قوتِ ارادی جو مامور من اللہ کی وابستگی سے پہلے پرکاہ سے کمتر وقعت رکھتی ہے۔ وابستگی کے مابعد چٹانوں کی سی مضبوطی کی حامل ہو کر دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کے ساتھ ٹکر لینے پر آمادہ نظر آنے لگتی ہے۔ کیا دنیا نے اس ایمانی قوت اور ایمانی اطمینانِ قلب کے مظاہرے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدائے جماعت احمدیہ کی شہادتوں میں نہیں دیکھے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ جماعتیں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور اس کے مامور کی ہر بات پر سرِ تسلیم خم کرتی ہوئی منزلِ مقصود کی طرف بڑھتی چلی جایا کرتی ہیں ان کا ہر فعل اور ان کا ہر قول مامور کی خواہشات کے اسی طرح تابع ہوتا ہے۔ جس طرح انسانی جسم کے تمام اعضاء دماغ کی متابعت میں ایک ذرہ بھر ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو حضور اپنی جماعت کے افراد سے تمباکو نوشی کو ترک کر دینے کے لئے فرمایا کرتے تھے حضور سے جب بھی اس بارے میں کسی نے ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک مکروہ فعل ہے۔ کیا جماعت کے وہ احباب جو تمباکو نوشی کو اپنی زندگی کا ایک معمولی فعل یا اسے ایک عادت سمجھ کر اختیار رکئے ہوئے ہیں اس بات پر غور کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیا انہیں یاد نہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار جماعت کے افراد کو اس امر کی طرف متوجہ فرما چکے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ حضور کے ان ارشادات کے بعد سینکڑوں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ جنہوں نے یک لخت اس عادت قبیحہ کو خیرباد کہہ دیا اور بعض احباب نے تو ایسی حالت میں اس عادت کو ترک کیا کہ ان کی عمر اس تغیر کی متحمل نہ ہو سکتی تھی لیکن انہوں نے بغیر کسی مزید سوچ بچار کے حضور کے ارشاد پر سرِ تسلیم خم کر دیا۔

یہ سب کچھ درست ہے لیکن کیا اس بات کی ضرورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس جماعت کا ہر فرد اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کرے جو خدائی جماعتوں کا خاصہ ہیں۔ تمباکو نوشی کی عادت ترک کرنے میں نہ صرف اطاعت امیر کا ثواب ہی شامل ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباس سے جو اخبار "ریاست" کے ۲۷ مارچ ۱۹۴۴ء کے شمارہ میں سے لیا گیا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ یہ عادتِ قبیحہ کس طرح انسانی زندگی کو گھن کی طرح کھا جانے والی ہے۔

"تمباکو کے اثرات کے متعلق امریکہ کے ماہرین لب نے جو تازہ ترین تحقیقات کی ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ تمباکو کا استعمال انسانی صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ شکاگو کے ڈاکٹر ڈیوڈ پاسن نے اس سلسلہ میں ایک دلچسپ تجربہ کیا۔ آپ نے اتنے تمباکو کو جو ایک سگریٹ کے قابل ہو سکے پانی میں ڈبا دیا اور اس پانی کو انجکشن کے ذریعہ بلیوں کے جسم میں پہنچا دیا۔ چند ہی منٹ میں تمام بلیاں لرزنے لگیں۔ اور بیس منٹ کے وقفہ میں سب کی سب مر گئیں۔ حالانکہ یاد رہے بلیوں میں زندہ رہنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔

اسی طرح نوجوانوں پر تمباکو کے نقصان رساں اثرات کی بابت پروفیسر مولش نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں دلچسپ انکشافات کئے ہیں۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ مسٹر لوتھر بربانک نے بیان کیا کہ میرے کئی ایسے نوجوان دوست آج موت کی آغوش میں پڑے ہوئے سو رہے ہیں۔ جو آگے بڑھ کر سوسائٹی کی بہت بڑی خدمت کر سکتے تھے۔ لیکن وہ صرف سگریٹ نوشی کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ نے آگے چل کر کہا ہے کہ اگر نوجوان یہ جان جائیں کہ تمباکو کے اثرات کتنے خطرناک ہیں۔ تو وہ اسے چھونے کی بھی جرأت نہ کریں۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر ویلی نے کہا ہے۔ کہ سگریٹ نوجوانوں کی صحت پر خطرناک اثر ڈالتا ہے۔ اور انہیں تباہ کر دیتا ہے۔

اسی طرح ایک یونان کے مشہور حکیم کا مقولہ ہے کہ تمباکو کا استعمال نوجوان کو غیر محسوس طریقہ پر موت کے منہ میں دھکیلتا رہتا ہے۔"

پس جماعت اور خاصکر نوجوان طبقہ کے وہ افراد جو ابھی تک اس عادت قبیحہ میں مبتلا ہیں مندرجہ بالا امور پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے انکی قوت ارادی میں ایک نمایاں تغیر پیدا کرے۔ اور اس عادت کو ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین نسیم سیفی بی۔ اے۔ (دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رام آ

ہر مذہب میں آخری زمانہ میں آنے والے مصلح موعود کی جو خبر دی گئی ہے۔ اس سے تعلق رکھنے والی تمام علامات اور نشانات چونکہ ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ اور یہ زمانہ مصلح موعود کی بعثت کا انتہائی رنگ میں تقاضا کر رہا ہے۔ اس لئے ہر مذہب کے لوگ بڑی بے چینی اور بے تابی کے ساتھ موعود کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ بے چینی اور اضطراب الفاظ کی شکل اختیار کر کے اخبارات کے صفحات پر ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حال میں آریہ اخبار پرتاپ (۲۰ ستمبر) میں مندرجہ بالا عنوان سے حسب ذیل نظم شائع ہوئی ہے۔

رام آ! دیکھ! ترے دیش کی کیا حالت ہے؟ | تیری جاتی کی ترے ہند میں کیا درگت ہے؟
ہر جگہ قحط ہے۔ بیماری ہے اور غربت ہے | ہر طرف رنج و الم۔ درد و غم و زحمت ہے

تیرے بھارت میں کہیں راحت و آرام نہیں
ڈھونڈے ملتا کہیں سکھ شانتی کا نام نہیں

رام سیتا سی نہیں ہم میں محبت باقی | اور نہ لچھمن و بھرت جی سی اخوت باقی
ہے نہ سگریو بھبیشن سی رفاقت باقی | اور نہ ہنومان سی۔ انگد سی ہی خدمت باقی

ماتا کوشلیا۔ سمترا سی نہ جننی ہے کوئی
جانکی جیسی بھی ستونتی نہ تپنی ہے کوئی

تیرے جیون کو نہ آدرش بنایا ہم نے | تیری شکشا سے نہ کچھ لابھ اٹھایا ہم نے
دل لگی کو ہے تیرا سوانگ رچایا ہم نے | اپنی کرتوتوں پہ دنیا کو ہنسایا ہم نے

ہم نہ شبھ کرم کوئی تجھ سا کیا کرتے ہیں
نام لینا ہی ہے آسان۔ لیا کرتے ہیں

وصیت میں اضافہ

(۱) شیخ محمد عبد اللہ صاحب مقرب نے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حصہ آمد کی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۳ حصہ کی کر دی ہے

(۲) حوالدار فضل الٰہی صاحب نے ۱/۱۰ حصہ آمد وصیت کی بجائے ۱/۹ کی وصیت کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہئے کہ اس قربانی میں حصہ لیں۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

270

انصار جماعت اور انکی پندرہ روزہ تبلیغی مساعی

پندرہ روزہ فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے انصار میں سے جن کی مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بہ تسلسل سابق ذیل میں شکریہ کے ساتھ اُن کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

نیز جن احباب نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھیجیں۔ براہ مہربانی جلد بھیجکر عنداللہ ماجور ہوں ماہ اکتوبر میں جو انصار تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ وہ بھی اپنی مدت تبلیغ پوری کرنے کے بعد دو تین دن کے اندر اندر اپنی رپورٹیں دیدیں۔ رپورٹیں دینے میں سستی کرنا کام میں طوالت کا موجب ہو جایا کرتا ہے۔

(۱) بابو شریف احمد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان نے تین ہفتہ پارہ چنار (علاقہ یاغستان) میں قریباً تین صد احباب کو تبلیغ کی۔ ان میں سے بعض علم حدیث و قرآن کریم کے عالم تھے۔ چونکہ ان کے پاس لٹریچر پشتو کا نہ تھا۔ اس لئے وہ تبلیغ کو وسیع پیمانے پر وسعت نہ دے سکے۔ ان کے پاس جو ٹریکٹ اردو۔ انگریزی اور فارسی کے تھے اس سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ امراء کا طبقہ اس درندگی اور وحشت سے جو ملاؤں کے فتوے نے پھیلا رکھی ہے۔ خائف ہے۔ ورنہ احمدیت کی قبولیت سے اُن لوگوں کو دریغ نہیں ہے (نوٹ) مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کو اس علاقہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

(۲) میاں شبیر محمد صاحب دوکاندار قادیان کو موضع ستکوہا ضلع گورداسپور میں جہاں پر ان کی برادری کے لوگ رہتے ہیں بھیجا گیا۔ میاں عبدالحمید صاحب سکرٹری۔ اور منشی مہتاب الدین صاحب کی معیت میں لوگوں کے گھروں، کنوؤں اور کھیتوں پر جا جا کر پیغام حق پہنچاتے رہے اور اعتراضات کے جواب دیتے رہے۔ وہاں کے لوگ احمدیت کے عقائد سے خوب واقف ہیں۔ چونکہ متمول لوگ ہیں اور برادری والے ہیں۔ اسلئے برادری اور رشتہ داریوں کے جکڑ بندیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اس جکڑ بندی سے نکلنے کے لئے اُن کے لئے خدا تعالیٰ کوئی صورت پیدا کر دے۔

(۳) میاں عبدالحکیم صاحب لاہوریا دس قادیان نے موضع جیونی بخش اور دھلیو سٹیشن کے قریب علاقہ میں تبلیغ کی۔ یہاں کے لوگ بڑی خوشی سے گفتگو سنتے رہے۔ اور بعض لوگوں نے اثر قبول کیا۔ اور وعدہ کیا کہ جلسہ سالانہ پر آئیں گے۔

(۴) مولوی محمد عثمان صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اپنے وطن تونسہ تبلیغ کے لئے گئے۔ لیکن دریا کی طغیانی کے باعث، ڈیرہ غازی خان میں ہی تبلیغ کے ایام گزارے روزانہ ایک دو احباب کو بالالتزام تبلیغ کرتے رہے

(۵) ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے سنپڑ وری میاں سنگھ ضلع گورداسپور میں تبلیغ کی۔ اور احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں لوگوں نے ڈال رکھی تھیں اُن کا ازالہ کیا۔

(۶) چوہدری غلام حیدر صاحب بی اے مدرس مدرسہ احمدیہ نے کوٹلی لوہاراں۔ موضع ڈھپئی۔ مراکیوال۔ سرے چک ضلع سیالکوٹ میں لوگوں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔

(۷) مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے علاقہ بالاکوٹ یعنی پکھلہ۔ حصاری اور کوٹ میں بذریعہ لیکچر اور زبانی گفتگو غیر احمدیوں کو پیغام حق پہنچایا۔ دوران تقریر میں ان کے قیام اور طعام کا انتظام غیر احمدی احباب نے کیا۔ بالاکوٹ میں احمدیہ مسجد کے لئے بھی کوشش کی گئی۔ اُمید ہے عنقریب مسجد بن جائے گی۔ مولوی محمد عمر خان صاحب اور پیر زمان شاہ صاحب وکیل مانسہرہ نے اپنی گرہ سے ۲۱ معززین علاقہ کے نام مفت اخبار الفضل جاری کرائے ہیں۔

(۸) میاں حسن دین صاحب درزی۔ سیالکوٹ میں تبلیغ کے لئے گئے۔ جو اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کرتے رہے۔ بعض ہندوؤں اور سکھوں کو بھی تبلیغ کی — بعض نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا

فتح محمد سیال قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ قادیان

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں احمدی مبلغین کی سرگرمیاں

صوبہ سرحد میں تبلیغ احمدیت

گزشتہ ماہ ستمبر میں جماعت احمدیہ مردان نے تعطیلات دسہرہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تقاریر کے لئے مرکز سے مہاشہ محمد عمر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ اور گیانی عباد اللہ صاحب کو بھیجا گیا۔ ان مبلغین کے وہاں متعدد لیکچر ہوئے۔ جنہیں سامعین نے دلچسپی سے سُنا۔ گو حاضرین کی تعداد زیادہ نہ تھی۔ تاہم ان میں ہندو سکھ اور مسلمان موجود تھے۔ مردان کے پیر شبیر محمد صاحب سے ملاقات کر کے ہمارے مبلغین نے ان کے ہاں ایک نہایت پرانی جنم ساکھی دیکھی۔ پشاور کے جو دوست مردان کے جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ وہ جلسہ کے ختم ہونے پر مبلغین کو پشاور لے آئے۔ اور باوجود وقت کی تنگی کے جماعت احمدیہ پشاور نے پبلک جلسے کا انتظام کیا۔ جو یکم اکتوبر بعد دوپہر محمد علی پارک میں زیر صدارت جناب شیخ مظفر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور منعقد ہوا۔ اور مغرب تک جاری رہا مبلغین نے احمدیت کا پیغام ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو احسن پیرائے میں پہنچایا۔ پشاور کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ پبلک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور تعلیم کو ٹھنڈے دل سے سنا۔ حاضری کافی تھی لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔

مبلغین کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب خان بہادر محمد دلاور خان صاحب ہوم سکرٹری حکومت ہند نے مبلغین کی تقاریر کا ایک پروگرام مرتب کر کے قریباً ڈیڑھ سو معزز اصحاب کی خدمت میں دعوتی رقعے دو روز قبل پہنچا دیئے تھے۔ یکم اکتوبر کو ۹ بجے زیر صدارت جناب محمد اورنگ زیب خان صاحب چیف منسٹر صوبہ سرحد خان بہادر موصوف کے بنگلے پر جلسہ شروع ہوا۔ جو بارہ بجے شب تک جاری رہا۔ جس میں جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر پراونشل صوبہ سرحد نے احمدیت کے مسائل خصوصی پر تقریر کی۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ پیغام جو حضور نے اپنی وفات سے ایک روز پہلے قلمبند فرمایا پیش کیا۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے موجودہ بے چینی اور اس کا حل کے موضوع پر تقریر کی گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ مذہب کی کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ معززین نے جن میں ہندو۔ سکھ۔ عیسائی مسلمان شامل تھے۔ تقاریر کو نہایت غور اور توجہ سے سُنا۔ صاحب صدر نے اُن کے متعلق خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور مبلغین سلسلہ کی مذہبی واقفیت کی تعریف کی۔

علاقہ ملکانہ میں تبلیغ احمدیت

ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں کئی انجمنوں نے اپنے نمائندے علاقہ ملکانہ میں بھیجدیئے تھے۔ لیکن وہاں انہیں قطعاً کامیابی نہ ہوئی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ لوٹ آئے — لیکن احمدی مبلغین جن کی نہ صرف آریوں نے شدید مخالفت کی۔ بلکہ مسلمانوں کے علماء نے بھی اُن کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور یہاں تک کہدیا کہ ملکانوں کا آریہ ہو جانا بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ احمدی مبلغ ان کی حفاظت کا انتظام کریں۔ انہیں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاص کامیابی عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ آریوں کے بہت بڑے لیڈر رسوامی شردھانند کو بھی ایک موقع پر کہنا پڑا کہ دوسرے مولویوں کی ہمیں کوئی پروا نہیں۔ اگر احمدی مبلغ علاقہ ملکانہ سے چلے آئیں تو ہم بھی اپنا کام بند کر دیں گے۔ لیکن اس بات کو اس لئے رد کر دیا گیا کہ جب تک مرتد شدہ ملکانے تائب نہ ہو جائیں اُس وقت تک احمدی اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آجتک احمدی مبلغ اس علاقہ میں کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

چنانچہ مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ احمدی مبلغ کی حیثیت سے ضلع ایٹہ میں کام کر رہے ہیں اُن کی تازہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ حال میں انہوں نے قصبہ علی گنج۔ رام پور۔ جتیھرہ۔ جھوڑا۔ کھیبا وغیرہ میں تبلیغ کی اور ہندوؤں کی کتابوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثابت کی۔ ایک ہفتہ میں چھ اشخاص نے بیعت کی۔ اور بہت سے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اس علاقہ میں لڑکوں کی دینی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت ۳۰م

۳۰م تک کئی ایک لڑکے قرآن مجید ختم کر چکے ہیں۔ اور انہیں اب قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا جا رہا ہے۔ نماز با ترجمہ قرآن کریم کی دعائیں یاد کرائی جا رہی ہیں اور درس قرآن دیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی سید انعام رسول صاحب مرحوم

جماعتہائے احمدیہ کلکتہ و سونگڑہ کا ایک بڑا رکن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فدائی اور حضرت المصلح الموعود کا ایک شیدائی ۱۷ ستمبر کی رات اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خاکسار کے چچا مولوی سید انعام رسول صاحب مرحوم کے نام نامی سے غالباً جماعت احمدیہ کا بڑا حصہ واقف ہے۔ مولوی صاحب مرحوم حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ مرحوم بسلسلہ ملازمت عرصہ دراز تک کلکتہ میں مقیم تھے۔ اور برسوں جماعت احمدیہ کلکتہ کے پریذیڈنٹ رہے مولوی صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار رہتے۔ خدا تعالیٰ نے مرحوم کو دینی علوم سے کافی حصہ عطا فرمایا تھا۔ ان کی تبلیغ سے بہت سے لوگ سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے پرانے دوستوں میں سے تھے۔ ان کو قرآن شریف سے عشق تھا۔ جب ان کی رفیقہ حیات جو نہایت ہی نیک خاتون تھیں۔ اور جود و سخا کے باعث اس علاقہ میں مشہور تھیں۔ کی وفات ۱۹۳۸ء میں ہوئی تو انہیں سخت صدمہ ہوا۔ اور اسی دن سے ان کی صحت خراب ہوتی گئی۔ مولوی صاحب مرحوم حقوق اللہ و حقوق العباد میں کبھی کوتاہی نہ کرتے۔ آٹھ دس سال سے ان کی مالی حالت نہایت خراب ہو گئی تھی۔ موصی تو تھے ہی۔ اپنی اراضی فروخت کر کے تحریک جدید میں پورا پورا حصہ لیا۔ اور کئی دفعہ دیار محبوب کی زیارت کے لئے گئے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ خداوند تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ مرحومہ کا مقام دماوی جنت عالیہ کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار سید عبد المنعم ہیڈ ماسٹر صالح پور ہائی اسکول ضلع کٹک اڑیسہ۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۶۶۷ منکہ امتہ السلام بیگم زوجہ حسن محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تاجر عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جنیتہ کنٹہ خورد۔ ڈاک خانہ ستنہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس حسب ذیل زیورات ہیں جو میرے قبضہ میں ہیں:۔

(۱) چمپا کلی طلائی ایک عدد وزنی ۳ تولہ
(۲) کرے یک جفت طلائی " ۳ تولہ
(۳) چوڑا " ایک عدد " ۲ تولہ
(۴) آویزک طلائی ایک جفت " ۱ تولہ
(۵) ٹکے کا طلائی " ۱ تولہ

جملہ ۱۰ تولہ بحساب فی تولہ مبلغ قیمتی ۔/ سکہ کلدار۔ مذکورہ بالا اشیاء از قسم زیور کے علاوہ میرا مہر مبلغ ۔/۷۰۰ روپیہ عثمانیہ جس کے کلدار (۶۰۰ سنتمار) ہوتے ہیں۔ جو میرے شوہر سے وصول طلب ہیں۔ اس طرح جملہ ایک ہزار چار سو ستاسی روپیہ آٹھ آنے کلدار ہوتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میرے شوہر ہر ماہ مجھے للعہ بطور خرچ پاندان دیتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کو بطور چندہ ماہانہ ادا کرتی رہوں گی۔ العبد امتہ السلام بیگم
گواہ شد:۔ دستخط حسن محمد شوہر موصیہ
گواہ شد:۔ سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔

۷۵۳۲ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب۔ پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں۔ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت ۔/۲۰۰ روپیہ نقد مہر جو میرے خاوند سے ملا ہے۔ اور ایک تولہ پانچ ماشہ طلائی کانٹے ہیں۔ جس کی اندازاً قیمت یکصد روپیہ اس وقت ہے۔ کل تین صد روپیہ ہوتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد آئندہ پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد مزید ثابت ہو گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی
العبد:۔ خدیجہ بیگم۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد
گواہ شد:۔ شیخ غلام رسول۔

۷۵۸۱ منکہ مستری نظام الدین ولد مستری حسن محمد صاحب قوم ترکھان عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن فیروزوالا (حال محمد آباد اسٹیٹ سندھ) ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ ایک عدد مکان پختہ سکنی پانچ مرلہ قیمتی ۔/۲۰۰۰ روپیہ واقع فیروزوالا۔ ایک عدد مکان برائے خراس معہ خراس سات مرلہ قیمتی ۔/۱۰۰۰ روپیہ واقع فیروزوالا۔ اس کے علاوہ میرا ماہوار معین نہیں ہے اندازاً تیس ۳۰ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ غیر منقولہ جائیداد جس کی کل قیمت ۔/۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۔/۳۰۰ روپیہ خود ادا کروں گا۔ انشاء اللہ اگر خود ادا نہ کروں تو میرے ورثاء ادا کر دیں گے۔
العبد:۔ نشان انگوٹھا مستری نظام الدین
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل۔ گواہ شد:۔ مفضل احمد۔

روح نشاط رجسٹرڈ

یہ خمیرہ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر ہے۔ قیمت فی چھٹانک دس روپیہ۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض بسستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ فی تولہ ۸ ۶ ماشہ ۵ ۳ ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

کیا آپکو معلوم ہے؟

(۱) کہ بدیشی اور ناپ دیکر بنوائے ہوئے جوتوں کو چھوڑ کر فلیکس باٹا اور تمام دوسرے جوتوں کی قیمتیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ انتہائی قیمتیں یہ ہیں۔ مردانہ اور زنانہ جوتے ۱۸ روپے۔ لڑکوں یا لڑکیوں کے جوتے ۱۵ روپے ۱۰ ۔ بچوں کے دس روپے۔ مردانہ سینڈل (چپل) نو روپے۔ زنانہ سینڈل ۱۵ روپے۔ پرانا مال انتہائی قیمتوں سے زیادہ پر بیچا جا سکتا ہے۔ مگر صرف یکم نومبر ۱۹۴۴ء تک۔

(۲) انتہائی قیمت تمام جوتوں کے تلے پر چھپی ہوئی ہے اور ہر دوکاندار کیلئے قیمتوں کی فہرست اپنی دوکان میں نمایاں طور پر لگانا ضروری ہے۔

(۳) زیادہ دام نہ دیجئے۔ خلاف ورزی کی اطلاع کنٹرولر جنرل سول سپلائیز بمبئی یا لاہور کلکتہ بمبئی اور مدراس میں اس کے نائب (ڈپٹی کنٹرولر جنرل) کو دیجئے۔

CONTROL

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

شکریہ

چوہدری سلطان احمد صاحب بسری واقف زندگی لکھتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی غلام احمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا کو لڑکا عطا کیا ہے۔ جس کی خوشی میں کسی مستحق شخص کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرانے کی غرض سے پانچ روپیہ ادا کرتا ہوں"۔
جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

271

حکومت ہند کے انعامی بونڈوں کے متعلق آپ کے سوالوں کے جواب یہ ہیں

"ان کی قیمت کیا ہے؟" بونڈ دو قسم کے ہیں۔ دس روپے والے اور سو روپے والے۔

"میں انہیں کہاں سے خریدوں؟" ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے، امپیریل بینک آف انڈیا سے برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

"انعام کیا کیا ہیں؟" انعامات ایک ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں دیئے جاتے ہیں۔ سو سو روپے والے بونڈوں کے ہر سلسلے میں جن پر قرعہ ڈالا جاتا ہے پہلا انعام پچاس ہزار روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک بیس ہزار روپے کا ہے۔ اور دو تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں ہر ایک پانچ ہزار روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر قرعے پر ایک لاکھ روپے ہے۔ دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک ایک ہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے۔ اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر سلسلے میں دس دس ہزار روپے۔

"اگر کسی بونڈ پر ایک بار انعام مل جائے تو کیا وہ بعد کے قرعوں سے خارج کر دیا جائے گا؟" جی نہیں۔ ہر بونڈ چاہے اس پر انعام ملا ہو یا نہ ملا ہو ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک ہر قرعے میں برابر شامل کیا جاتا رہے گا۔ اور اگر آپ خوش قسمت ہیں تو آپ کو ایک ہی بونڈ پر کئی دفعہ انعام مل سکتا ہے۔

"کیا انعاموں کی رقم پر کوئی ٹیکس بھی لگتا ہے؟" جی نہیں۔ ان پر نہ انکم ٹیکس لگتا ہے نہ سوپر ٹیکس نہ ایکسیس پرافٹس (غیر معمولی نفع کا) ٹیکس اور نہ کارپوریشن ٹیکس۔

"انعام کس جگہ سے وصول ہوں گے؟" دوسرے سوال کا جواب دیکھئے۔ انعام اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے نیز چھوٹے خزانوں سے بھی ادا کئے جائیں گے۔

"کیا انعامی بونڈوں کی رقم واپس مل جائے گی؟" جی ہاں۔ رقم پندرہ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس ادا کر دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی رقم بالکل محفوظ رہتی ہے اور اس کے ساتھ آپ کو ایک یا کئی بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی بونڈز

حکومت ہند کے محکمہ فائینس نے شائع کیا

AM 985

اوگلون

ملیریا اور ہر قسم کے بخاروں کا حکمی علاج ہے
یکصد ٹکیہ کی شیشی دو روپیہ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ۔

دی ٹھری برادرز قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور ٹرین کلرک ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے داخلہ کی غرض سے مجوزہ فارم پر امیدواروں کی طرف سے ۲۰/۱۱/۴۴ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل ۵۰ عارضی اسامیاں ہیں۔ جن میں سے ۲۲+۷ مسلمانوں کے لئے ۲ سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے اور ایک اچھوت اقوام کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر مقررہ تعداد کو پورا کرنے کے لئے [illegible] کافی تعداد میسر نہ آئے۔ تو بقیہ اسامیاں غیر مخصوص قرار دی جائیں گی۔

کم سے کم تنخواہ ۱۸/- روپیہ ماہوار ٹریننگ کے دوران میں۔ اور پاس کرنے پر اگر ملازمت میں رکھے جائیں۔ تو ۴۰/- روپیہ ماہوار (دوران جنگ کے لئے) ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ کے سکیل میں علاوہ گرانی اور دیگر الاؤنسز حسب قواعد دیئے جا سکتے ہیں

تعلیمی قابلیت۔ میٹریکولیشن جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔

عمر۔ ۱/۱۱/۴۴ کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان۔ اور اچھوتوں کی صورت میں ۱۸ سے ۲۸ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ مکمل تفصیلات کے لئے سیکرٹری کے نام لفافہ [illegible] ارسال کیجئے جس پر ٹکٹ چسپاں [illegible] درج ہو۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنے والوں کی دسویں فہرست

۸۳۱ مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری۔ ساری جائیداد

۸۳۲ علی محمد صاحب ثریا۔ دار الفضل قادیان تین ماہ کی آمد

۸۳۳ مولوی افتخار احمد صاحب اشرف۔ قادیان ایک ماہ کی آمد

۸۳۴ چودھری احمد حسن صاحب پٹواری شیخوپورہ — ایک سال کی آمد

۸۳۵ ملک محمد احمد صاحب۔ قصر قادیان ایک ماہ کی آمد

۸۳۶ چودھری محمد شفیع صاحب عطار قادیان۔ ایک ماہ کی آمد

۸۳۷ بابو نفیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان ساری جائیداد

۸۳۸ سید عین علی شاہ صاحب سبی۔ بلوچستان ایک ماہ کی آمد

۸۳۹ خواجہ ظہور الدین صاحب۔ اخبالہ امرتسر ایک رہائشی مکان

۸۴۰ حاجی محمد نظیر صاحب شاہجہان پوری ساری جائیداد اور اہلیہ مرحومہ کا ۲/۱۲۵ روپیہ

۸۴۱ محمد علی صاحب آرائیں۔ دار الرحمت قادیان ساری جائیداد

۸۴۲ ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب ریکروٹنگ آفیسر گورداسپور۔ مکان کا ½ حصہ۔

۸۴۳ چودھری غلام محمد صاحب کورٹ ہرا۔ ضلع گوجرانوالہ۔ دو ماہ کی آمد

۸۴۴ سید ظفر احمد صاحب معہ اہلیہ محترمہ ریحانہ صاحبہ۔ کلکتہ۔ ساری جائیداد

۸۴۵ ابہر عالم صاحب کوئٹی۔ ساری جائیداد

۸۴۶ سید عبد الخالق صاحب ضلع کٹک۔ دو ماہ کی آمد

۸۴۷ لفٹیننٹ فیروز الدین صاحب سیالکوٹ۔ ساری جائیداد

۸۴۸ چودھری حسن محمد خان صاحب دہلی۔ ایک ماہ کی آمد

۸۴۹ میاں فضل کریم صاحب بی اے ایل ایل بی۔ قادیان ساری جائیداد

۸۵۰ چودھری قائم الدین صاحب مع برادران بھینی بانگر ساری زمین

۸۵۱ چودھری غلام حسین صاحب نمبردار سیالکوٹ ساری زمین

۸۵۲ شیخ اللہ بخش صاحب دوکاندار قادیان ساری جائیداد

۸۵۳ مولوی ابو البشارت عبد الغفور صاحب قادیان۔ ساری جائیداد

۸۵۴ حافظ نور الٰہی صاحب بہاول نگر ساری جائیداد

۸۵۵ قاضی محمد ابراہیم صاحب اول مدرس سیالکوٹ ساری جائیداد

۸۵۶ چودھری محمد احمد صاحب۔ دہلی۔ ساری جائیداد اور ایک ماہ کی آمد

۸۵۷ چودھری محمد رشید احمد صاحب پٹیالہ۔ ساری جائیداد

۸۵۸ اہلیہ حاجی کرم بخش صاحب قادیان۔ ایک مکان۔

۸۵۹ چودھری خدا بخش صاحب نمبردار سرگودھا ساری جائیداد قیمتی دو لاکھ روپیہ

۸۶۰ محترمہ محمودہ خاتون صاحبہ قادیان۔ $\frac{28}{19}$ مرلہ زمین اور تین ماہ کی آمد اپنے بیٹے کی طرف سے

۸۶۱ میاں محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں محمد اسحٰق صاحب قادیان — ساری زمین۔

۸۶۲ چودھری محمد دین صاحب کھاریاں۔ ساری جائیداد

۸۶۳ ” سلطان احمد صاحب ” ”

۸۶۴ چودھری داؤد احمد صاحب طالب علم قادیان ”

۸۶۵ چودھری احمد جان صاحب کمپنی۔ ساری جائیداد اور ایک ماہ کی آمد

(انچارج تحریک جدید)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گزشتہ ہفتے فارموسا پر جو حملے کئے گئے۔ اُن میں روزانہ ۱۰۰ ہوائی جہاز اور ۲۵ سمندری جہاز تباہ ہوتے رہے۔ سات دن میں سات سو کے قریب ہوائی جہاز اور ۷۰ سمندری جہاز تباہ ہوتے۔ اگر فارموسا میں ہوائی جہازوں کے اور اڈے ہوتے تو نقصان اور بھی زیادہ ہوتا۔ کل چین کے اڈوں سے اُڑ کر ہوائی جہازوں نے پھر حملہ کیا۔ اوکایاما۔ پلاؤ اور دوسرے کئی ایک شہروں پر اس حملے کا زور رہا۔ دشمن کی کئی بارکوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ فارموسا کے جنوب میں فلپائن میں امریکن ہوائی جہاز لوزان پر حملے کر رہے ہیں۔ ۱۰۴ ہوائی جہاز ایک ہفتہ میں تباہ کئے گئے۔

کانڈی ۱۷ اکتوبر۔ اراکان کے علاقہ میں بوتھیڈانگ کے پاس ہوائی جہازوں نے گولہ باری کی۔ بوتھیڈانگ کے شمال میں ہندوستانی دستوں نے دشمن کے بہت سے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کل اتحادی جہازوں نے ٹیڈم کے علاقہ میں کئی مقامات کو نشانہ بنایا۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ آج ہنگری میں نئی فیسٹ گورنمنٹ کا پہلا اجلاس ہوا جس نے اعلان کیا کہ نئی گورنمنٹ ملک کے سب ذرائع سے کام لینے کا ارادہ رکھتی ہے اور یہ کہ ہر سپاہی دشمن کے مقابلہ پر ڈٹا رہے۔ ہنگری میں یہ تبدیلی یوں ہی نہیں ہو گئی۔ جرمن ٹینک سڑکوں پر گشت کر رہے ہیں اور مشین گنیں دفتروں کے سامنے لگا دی گئی ہیں۔ جرمنوں نے خبر دی ہے کہ ہنگری میں روسی ٹینکوں سے جرمن ٹینکوں کی لڑائی ہو رہی ہے۔

ماسکو ۱۷ اکتوبر۔ بلغراڈ میں برابر لڑائی ہو رہی ہے۔ بالٹک کے یورپ پر ریگا کے پاس بھی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ شیلڈٹ کی لڑائی میں جس دہانہ پر امریکی فوجیں جرمن فوجوں سے لڑ رہی ہیں۔ اُسے اور تنگ کر دیا گیا ہے۔ جرمن سرحد کے پاس دوسری انگریزی فوج کے دستے جرمن فوجوں کو ماس دریا کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ابھی ابھی اعلان ہوا ہے کہ تیرہ سو سے زیادہ امریکی ہوائی جہازوں نے کولون پر حملہ کیا۔

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ فارموسا فوجی لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور جاپانی چاہتے ہیں کہ اس پر انہی کا قبضہ رہے۔ امریکا کا بیڑا جاپانی گھیر اٹھے ہیں۔ اور ٹوکیو نے ابھی سے اس مقام پر اپنی فتح کے دعوے شروع کر دئے ہیں اور کہا جا رہا ہے۔ کہ لڑائی ابھی جاری ہے۔ اسلئے یہ سمجھنا کہ مقابلہ کا نتیجہ جلد نکلے درست نہیں۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ شیلڈٹ کے جزیرہ میں جرمن فوجیں بالکل الگ ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ آخن کا شہر قریباً پوری طرح گھیر لیا گیا ہے۔ جرمن اس لڑائی کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں اور بڑی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ لڑائی آخن کے شرق میں ہو گی

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار 22000 روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ محض قادیانی فریق کا افترا ہے" تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتدا سے تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہیں۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپکو دو سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی بات نہیں کرتے۔ مگر یہ دو رنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کیلئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔

ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اُردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن